رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۳۶

منشی مشکور علی علوی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر
خار وطن از سنبل و ریحاں خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی می کرد
میگفت گدا بودن کنعاں خوشتر

کاکوری اخبار

پانزدہ روزہ

جلد ۴	کاکوری شنبہ یکم فروری ۱۹۳۰ء ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ ہجری	نمبر ۱۹

ادبیات

غزل - از جناب مولوی محمد عاصم صاحب قیس

ترے چمن کا دل داغدار کیا کہنا
بہار اور مجسم بہار کیا کہنا

ہر ایک شب شب وعدہ، خدا خدا کیجئے
تمام عمر شب انتظار، کیا کہنا

ادھر تو تیر ابھی جنبش میں ہے انکی
ادھر ہوا ہے کلیجہ کے پار، کیا کہنا

قدم قدم بچھائے ہیں آپ دامن کو
قدم قدم پہ ہو میرا اعتبار، کیا کہنا

یہ بھولا پن ہو کہ کچھ جانتے نہیں گویا
ہزار غمزہ پہ اک انکسار، کیا کہنا

ہزار بار تم آئے ہزار بار گئے
نہ جاؤ آکے اگر ایک بار، کیا کہنا

ہے فراق کے آمن معاذ اللہ
ترے وصال کے لیل و نہار، کیا کہنا

جو کچھ کہا وہ کیا قیس اب ترددکیوں
جو کچھ کہا وہ کہا بار بار کیا کہنا

کل کی فکر

جاہ و مرتبت کی آرزو بیکار ہے۔ اگر تیرے قبضہ میں تمام ملک قلیس اور فلک طوس ایوان ہوں تو کیا ہے، عمر عزیز گزری جا رہی ہے اور تیرے آلام میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دنیا کے تفکرات سے آزاد ہو اور کل کی فکر کر،

موسم بہار میں پہاڑ کی ڈھلان کی سبز گھاس پر بے تکلف لیٹنا کس قدر خوشگوار ہے اس سے زیادہ پرسکون شغل اور کیا ہوگا، آفتاب کے غروب ہونیکا نظارہ، پہاڑ کی سربفلک خاموش اور بلند چوٹیوں کے پیچھے جو شعلے ابر پر ساب کئے ہوئے ہیں کتنا دلفریب ہے مگر اس سے زیادہ دلآویز و بہترین یہ شغلہ ہو کر خرابات ہو، مئے خوشگوار ہو، ساقی زندہ رہا ہوا اور دل میں کوئی آرزو نہو،

زندگی

(۱) درخت لگے ہوئے سرسبز چند دنوں میں سوکھ کر زمین پر گر جاتے ہیں، یہی حال انسانی زندگی کا بھی ہو، آخر ایک دن زندگی کا پتہ بھی سوکھ کر گر جائیگا،

(۲) ہماری زندگی اس شبنم کے قطرے کے مانند ہے جو سورج نکلنے سے پہلے نمودار ہوتا ہے اور سورج کے طلوع ہونے کے بعد فنا ہو جاتا ہے،

(۳) اپنے نفس کو مارنے کی کوشش کر کیونکہ بہت مشکل سے زیر ہوتا ہے اگر تم اسپر غالب آگئے تو تمھاری زندگی دنیا میں مسرت سے گزرے گی (ماخوذ)

جلد ۲ | کاکوری اخبار | نمبر ۱۹

موجودہ تعلیم

اس زمانے میں بعض آدمیوں کا خیال یہ ہے کہ علم حاصل کرلینے کے بعد انسان کی تمام برائیاں خود بخود دور ہوجاتی ہیں اور اس کو اپنی اصلاح کیلئے جد و جہد کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی، فی الحقیقت یہ خیال غلط ہے اور امر واقعہ یہ ہے کہ علم حاصل کرنے کیساتھ اسپر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ اسکی مثال یہ ہے کہ ایک شخص تمام جدید قسم کے آلات حرب سے مسلح کسی جنگل سے گذر رہا ہو کہ ایک خوفناک شیر غصہ میں بھرا ہوا اسکے سامنے آجاتا ہے باوجودیکہ وہ شخص ان ہتھیاروں سے کام لینا بخوبی جانتا ہے لیکن صرف یہ سمجھ کر کہ اسکے پاس عمدہ قسم کے تمام ہتھیار موجود ہیں شیر اسپر حملہ نہ کریگا۔ قرین عقل بات نہیں ہوسکتی ہے اور شیر محض ہتھیاروں کو دیکھکر ڈر نہ جائے گا۔

اسی طرح اس بات پر بھی غور کیجئے کہ ایک شخص بیمار ہے اور اسے معلوم ہے کہ اس مرض کیلئے فلاں فلاں دوائیں مفید ہیں لیکن اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے تو محض دواؤں کے نام و خواص معلوم ہونے سے بیماری دور نہ ہوگی، لہٰذا آپ یقین کیجئے کہ جبتک علم کی روشنی میں قوت عمل سے کام نہ لیا جائے علم محض بیکار چیز ہے جبکہ موجودہ طریقۂ تعلیم اور قواعد امتحان ایسے مہمل اور مضحکہ خیز ہیں کہ کوئی ذی عقل ان طریقوں اور قواعد سے اتفاق نہیں کرسکتا، اور یہی سبب ہے کہ اسکولوں اور کالجوں سے جو طالب علم نکلتے ہیں وہ حقیقی معنی میں طالب علم کہے جانیکے کہاں تک مستحق ہیں کیونکہ موجودہ طریقۂ تعلیم اخلاق و عادات کی درستی کا حامل نہیں ہوتا اور نہ پورے طور پر روزی کمانے کا ذریعہ ہی بنتا ہے۔ ایک طالب علم نے ایک مرتبہ افسر تعلیم کو بطور شکایت لکھا تھا کہ حقیقتاً مجھے اُن مضرات سے اگر کوئی شخص آگاہ کردیتا جو مجھے معرکۂ حیات میں پیش آنیوالے تھے تو شاید میری زندگی ایسی تلخ اور پُرآلام نہ ہوتی جیسی کہ آج ہے، یہ واقعہ ہے کہ موجودہ تعلیم جسکے حصول کی اصل غرض و غایت صرف کسب معیشت ہے کشمکش حیات کا مقابلہ کرنے، مشکلات سے آگاہ ہونے اور ان سب کا مقابلہ کرنے کا کوئی ڈھنگ بھی نہیں سکھاتی ہے موجودہ تعلیم کے درس و تدریس کے قواعد اور مروجہ نصاب پر کافی غور و خوض کرکے ایک امریکن عالم نے کیا خوب کہا کہ "ہم ہنری فورڈ کے زمانے میں تو رہتے ہیں لیکن تعلیم حاصل کرتے ہیں دیہاتی لوہار کے زمانہ کی" اس سے زیادہ موجودہ تعلیم کے نقائص کی توضیح اور کیا ہوسکتی ہے کہا جاتا ہے کہ اب تعلیمی اداروں و ماہرین تعلیم نے اس طرف توجہ شروع کی ہے اور اُمید ہے کہ جلد کسی مفید و سہل پروگرام کا نفاذ ہوگا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مستقبل کا پروگرام کن کن اصولوں کا حامل ہوگا، اس مقصد کے لئے ہمارے لیڈروں اور ماہرین تعلیم کو پوری توجہ اور گہرے مطالعہ سے کام لینا چاہئے کیونکہ تعلیمی معاملہ انسانی حیات کے شعبہ میں ایک اہم حصہ رکھتا ہے، اور یہ اصول طلبہ کیلئے ضروری امور میں شامل کیا جائے کہ وہ اسکولوں اور کالجوں میں ایک ذمہ دارانہ حیات بسر کرنے کی کوشش کریں تاکہ انھیں مستقبل حیات میں اپنے پاؤں پر کھڑے ہونیکا طریق آجائے اور اپنے سیاہ سفید کو سمجھنے کی کوشش کرسکیں ساتھ ہی علم اخلاق اور تہذیب و شائستگی کے حامل بن سکیں۔ اس مقصد کیلئے انھیں ایسے رہبروں کی ضرورت ہے جو انھیں علم و عمل کیساتھ زندگی کے پیچیدہ اور مشکل راستوں سے بھی واقف کرتے جائیں کیونکہ اب عمل کی ضرورت ہے یہ زمانہ عمل کا ہے محض کتابوں کا [illegible]

ہم کو اس موقع پر اپنے اہل وطن سے خاص طور پر عرض کرنا ہے کہ وہ مروجہ تعلیم کیساتھ ساتھ (جسکی جانب بحمد اللہ پوری سرگرمی کا اظہار ہو رہا ہے) اپنی پرانی روایات کو بھی پیش نظر رکھتے ہوئے علم و عمل ہی کی صرف کوشش نکریں بلکہ اخلاق و عادات تہذیب و شائستگی اور نیک چلنی جو ہمارے قصبہ کا ہمیشہ طرۂ امتیاز رہے ہیں حاصل کرنے میں پوری جد و جہد کرنا چاہئے کہ آنے والی نسلوں کیلئے عمدہ نمونہ ہوں اور اس وقت جو شکایت ہمارے بزرگوں کو ہم سے ہے وہ دفع ہو اور ہم عمدہ مثالیں پیش کرکے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں جس سے دین و دنیا دونوں سنور سکتی ہیں،

(بقیہ صفحہ ۳ کالم ایک)

مناسب قیمت پر کی جاتی ہے۔ کام کی عمدگی اور پوری ذمہ داری کا وعدہ منیجر صاحب کمپنی کرتے ہیں اسکے علاوہ پرانی و ٹوٹی پھوٹی بیکار گھڑیاں بھی خرید کی جاتی ہیں جن صاحب کو فروخت کرنا ہوں وہ نادر علی صاحب سے مشورہ کریں۔ قصبہ میں گھڑی سازی کی ضرورت عرصہ سے محسوس ہو رہی تھی، ہمکو امید ہے کہ اہل قصبہ اس کمپنی کی سرپرستی فرمائیں گے۔

نقوش

ایک مناسب تجویز:۔ عیدین کے مواقع پر تمام اعزہ اور احباب ایک دوسرے سے ملنے اور عید کی مبارکباد دینے کیلئے ہمیشہ سے گھروں پر جایا آیا کرتے ہیں مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ملاقات نہیں ہوتی لہذا اس دقت کو محسوس کرکے کہ لوگوں کو عید کی ملاقات میں آسانی ہو بعض برادران وطن نے تجویز کی ہے کہ وسط قصبہ میں بمقام بارہ دری واقع مولوی محلہ عیدین کے دن ساڑھے چار بجے جمیع اعزہ و احباب ضرور تشریف لائیں یہ ایک ذریعہ ہوانست برادرانہ اور اتحاد و اتفاق باہمی کا ہوگا۔ ہم اس تجویز کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ ہمارے اہل وطن اس تجویز کو پورے طور پر کامیاب بنانے میں ساعی ہونگے اور آئندہ عید اضحیٰ کے دن وقت و مقام مذکور پر کافی اجتماع ہوگا۔

کچھ حقیقت کے سالگرہ نمبر کے متعلق۔ مولوی انیس احمد صاحب عباسی بی۔ اے۔ نے اپنے روزنامہ حقیقت، لکھنؤ کا سالگرہ نمبر نہایت شاندار نکالا ہے جس میں آرٹ پیپر پر متعدد بلاک کی تصاویر ہیں جنمیں مشاہیر اور اہل قلم حضرات شامل ہیں، کے علاوہ علمی و ادبی مضامین کا کافی ذخیرہ موجود ہے اور نظم و نثر میں اکثر مضامین ملک کے مشہور اہل قلم نے لکھے ہیں۔ یہ نمبر ماشاء اللہ ہر اعتبار سے قابل قدر و مستحق اعانت اور ہمت افزائی ہے۔ موجودہ دور میں بلا کسی بیرونی امداد و سرپرستی کے ملک و قوم کی خدمت کرنا اور مشکلات کے باوجود اخبار کی روزانہ اشاعت کا سرانجام کرنا انیس احمد صاحب اور اُن کے ہمدرد کارکنوں کا دل و جگر ہے۔ ہم انیس احمد صاحب عباسی اور اُن کے دیگر کارکنوں کو اس قدر کامیاب و ضخیم سالنامہ شائع کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ سالگرہ نمبر $\frac{20\times30}{4}$ سائز کے تقریباً سو صفحات پر مشتمل ہے جس میں ۶۰ صفحوں کے قریب مضامین ہیں۔ بلحاظ خوبی کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ دفتر روزنامہ حقیقت لکھنؤ سے صرف ۴؍ میں مل سکتا ہے۔

اطلاع:۔ منشی نادر علی صاحب منیجر انیس اینڈ انیس رشتوت نگار اطلاع دیتے ہیں کہ انہوں نے گھڑی سازی کی ایک دکان کھولی ہے جس میں ہر قسم کی گھڑیاں، کلاک، ٹائم پیس وغیرہ کی مرمت (باقی صفحہ ۲ کالم ۲ پر)

عورتوں کے فرائض

(مسز اڈیسن کے نقطۂ نظر سے)

امریکہ کے مشہور موجد کی بیوی مسز اڈیسن نہایت روشن خیال خاتون ہیں۔ وہ خود تجارتی اور اقتصادی مسائل میں بہت دلچسپی لیتی رہی ہیں اور امریکہ کی کئی تجارتی کمپنیوں کی حصہ دار ہیں لیکن اسکے باوجود انکا خیال ہے کہ عورتوں کو ہر بات میں مردوں کی نقل نکرنا چاہیے بلکہ امور خانہ داری کے انتظام کو ہر چیز پر مقدم سمجھنا چاہیئے۔

انگلستان کے ایک رسالہ نے اس موضوع پر ان کا ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں وہ فرماتی ہیں کہ کچھ عرصہ ہوا میں تجارتی و اقتصادی معاملات میں اسقدر منہمک ہوئی کہ میری توجہ امور خانہ داری سے ہٹ گئی۔ میں نے فوراً تجارتی سرگرمیوں سے قطع تعلق کرلیا۔ کئی کمپنیوں کی ڈائرکٹری سے استعفے دیدیئے۔ اور گھر کے کام کاج میں ہمہ تن مصروف ہوگئی۔

آجکل عورتیں مردوں کی طرح سیاسی مسائل میں دخل دیں۔ ملک کا انتظام کریں اقتصادی اور تجارتی معاملات میں حصہ لیں۔ سائنس و فلسفہ میں نام پیدا کریں ہوائی جہازوں پر بیٹھ کر مشرق و مغرب کا سفر کریں لیکن میرا خیال ہے کہ عورتوں کیلئے گھر کا کام کاج مقدم ہے اور جو عورتیں دنیا کے تمام مسائل سے اپنی توجہ ہٹا کر صرف امور خانہ داری کے انصرام کو حاصل زندگی سمجھتی ہیں وہ دنیا کی بہت بڑی خدمت انجام دیتی ہیں۔

میرے نزدیک گھر کا کام کاج کرنے میں نہ تو کوئی ذلت ہے اور نہ یہ چیز بالکل بے کیف اور دلچسپیوں سے خالی ہے۔ میں تو سمجھتی ہوں کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا کام ہے جسکی عظمت کا مقابلہ کوئی دوسرا مشغلہ نہیں کرسکتا بدقسمتی سے بعض خواتین سمجھتی ہیں کہ برتن دھونے۔ کپڑے سینے۔ بچوں کی غور و پرداخت کرنے اور کھانا پکانے میں انکی ذلت ہے۔ میں یہ نہیں کہتی کہ تمام عورتیں گھر کا کام کاج خود کریں۔ اگر انھیں ملازم رکھنے کی مقدرت ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ خود تکلیف اٹھائیں لیکن کم از کم انھیں اتنا ضرور معلوم ہونا چاہیئے کہ کھانا کیونکر کھایا جاتا ہے۔ کس قسم کی غذا صحت کیلئے مفید ہے۔ بچوں کی تربیت کے لئے کون سی چیزیں ضروری ہیں۔

روپیہ ہے تو بہت اچھی چیز لیکن اگر اسے (بقیہ مضمون صفحہ ۵ پر ملاحظہ ہو)

لکھنؤ کا آخری باب

ناظر صاحب نے حسب ذیل مضمون دہلی سے ۲۲ دسمبر ۳۴ء کو نشر کیا تھا جسکا حق تالیف ریڈیو کمپنی کے ہاتھ فروخت ہو چکا ہے (اڈیٹر)

(از کے۔ ایم بشیر احمد علوی صاحب ناظر بی اے کاکوروی)

قسمت کی خوبی دیکھئے کہ نیشاپور کا ایک سوداگر سعادت علیخاں بیت السلام کے مغلئی دربار میں باریاب ہو کر نواب برہان الملک وزیر الممالک کے خطاب سے سرفراز ہوتا ہے اور اودھ کی تاجداری صلہ میں ملتی ہے لیکن قضا یہ اعزاز دیکھ کر سرہانے کھڑی مسکراتی ہے اور وہ زہر کا پیالہ پیکر دنیا سے سدھارتا ہے صفدر جنگ کو جانشینی کا شرف ملتا ہے صفدر جنگ کے بعد اجودھیا کی قدیم راجدھانی شجاع الدولہ کو ملتی ہے لیکن اس کے بعد اودھ کی خوش نصیبی سے ایسا سخی اور مخیر نواب تخت نشین ہوتا ہے کہ جسکی سخاوت کی داستانیں کل کی بھولی بسری کہانیاں نہیں ہیں بلکہ آج بھی زبان زد خلائق ہیں "جس کو نہ دے مولا اس کو دلائے آصف الدولہ"۔

لکھنؤ آصفی برکات کو کبھی فراموش نہیں کرسکتا ہے متعدد عمارتیں ... خیرات خانے اور محلے آج بھی آصفی دور کی یادگار ہیں اسی دور میں جنرل کلاڈ مارٹین لکھنؤ آئے دربار کی نفاست اور شان و شوکت نے انکی مغربی آنکھوں کو خیرہ کر دیا دربار کے معزز درباری بنے مارٹینیر کی عمارت اور موجودہ گورنمنٹ ہاؤس یعنی حیات بخش کی کوٹھی انھیں مارٹین کی یادگار ہیں آصف الدولہ و بہو بیگم کی زرپاشیوں کی یادگاریں آج بھی وثیقوں کی شکل میں بھارت ورش سے لیکر نجف اشرف اور کربلائے معلی تک موجود ہیں۔

نواب آصف الدولہ کے بعد نواب سعادت علیخاں حکمراں ہوئے انکا دور حکومت رعایا کے لئے بہت کامیاب اور درخشاں تھا لیکن لکھنؤ والوں کی عادتیں بگڑ چکی تھیں سلطنت کے شجر اقبال میں گھن لگ چکا تھا افسوس ہے کہ آصفی زرپاشیوں نے رعایا کو کاہل و بیکار بنا دیا تھا عوام محنت کے عادی نہ رہے تھے حد سے بڑھے ہوئے جذبہ توکل نے عمل کو فنا کر دیا اور عوام کے اخلاق بد سے بدتر ہوگئے۔

سبع سیارہ کے آخری ستارہ غازی الدین حیدر تھے مقدر سے شاہی ملی اور سلطنت اودھ کے پہلے بادشاہ تسلیم کئے گئے ان کے جانشین شاہ نصیر الدین حیدر ہوئے جن کے دور میں عیش و عشرت کا نہ بند ہونیوالا دروازہ کھل گیا دن عید رات شب برات تھی نوبت اور شادیانے بجتے تھے حسن و عشق کی کہانیاں نئے سرے سے مرتب ہو رہی تھیں افسانوں کا رنگین پس منظر تیار ہو رہا تھا گو بتی باسفورس کی مدمقابل تھی رعنائی اور کمال نزاکت طرہ کمال سمجھی جاتی تھی چھتر منزل کی حسین عمارتوں میں محلات کی دلفریبیاں قصر یلدیز کے مقابلہ میں دن دونی رات چوگنی بڑھ رہی تھی قدسیہ بیگم اور دلشاد مری کی کہانیاں خواص سے عوام تک پہونچ رہی تھیں محمد علیشاہ اور امجد علیشاہ نے یکے بعد دیگرے حکمرانی کی اور سلطان واجد علیشاہ اختر کی رنگین اور لطیف نغمہ سرائی کیلئے میدان صاف کر دیا گیا جانعالم کے تخت نشین ہوتے ہی سلطنت کا نقشہ بدلگیا بادشاہ بغیر ہارون رشید کے بغداد کی رنگین سی تصویر آنکھوں کے سامنے پھرنے لگی ہر شخص حال میں مبتلا تھا ماضی فراموش تھا اور ظاہر ہے کہ حال کے عیش میں مستقبل کا خیال فقرا ہی کو ہو سکتا ہے امرا کو اس سے کیا واسطہ لیکن آخر اس شب عیش کی بھی جلد صبح ہوئی آپ نے تصویر کا ایک رخ دیکھا ابھی رائے قائم کرنے میں جلدی نہ کیجئے درباری جاہ و جلال شان شوکت رعب و دبدبہ سے ہرگز مرعوب نہ ہو جئے سنئے طبلوں اور شہنائیوں کی آوازوں میں دب دبکر رہ رہکر غریب رعایا کی سسکیاں اور آہیں بھی سنائی دے رہی ہیں لیکن سچ ہے کہ نقار خانے میں غریب طوطی کی آواز کون سنتا ہے سیاحوں کی آنکھیں دربار کے جواہرات کی جگمگاہٹ سے خیرہ ہو جاتی ہیں اور وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ اس شان و شوکت کی اصلی ذمہ دار غریب رعایا کی وہ دل دوز آہیں ہیں جنھوں نے سلطنت اودھ کو سنسان ویران اور لکھنؤ کو کھل بنا دیا بیشنٹ سیاح نے اس دور کی بہت بھیانک تصویر پیش کی ہے اسکا خیال تھا کہ ظالمانہ ٹیکس رعایا سے وصول کئے جاتے تھے مظالم ناگفتہ بہ تھے رشوت کی گرم بازاری تھی بیچارا رعیت کو بغلوان کا اوتار تصور کرتی تھی اسکی بھلا یہ ہمت کہاں کہ راجہ تک پہونچکر اپنے دکھ درد کی فریاد کرتی نت نئے مظالم توڑے جاتے تھے۔

اور کسی بدنصیب کو زبان ہلانیکا یارا نہ تھا پچھم جانب قلیوں اور غریبوں کی آبادی تھی ان کی بدنصیبیاں گندگیاں اور برائیاں ایسی ناقابل بیان تھیں جن کے خیال سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے بہت ممکن ہے منٹ کی یہ داستان سرائی مبالغہ سے خالی نہو لیکن اس سے انکار بھی نہیں کیا جا سکتا کہ عمال شاہ اودھ کو رعایا کے صحیح مطالبات سے باخبر نہ کرتے تھے حد یہ ہوئی کہ کمپنی بہادر کے ڈائرکٹروں کے پاس حکومت اودھ کی شکایات بالا بالا پہونچنا شروع ہوئیں پہلے تو برطانوی حکام خاموش رہے لیکن تابکے متعدد طریقوں سے بادشاہ کو سمجھایا گیا لیکن اودھ کا مرد بیمار آخری سنبھالے لے رہا تھا طرہ یہ ہوا کہ بدنصیبی سے اودھ میں فرقہ وارانہ جنگ مذہبی جنون اور طبقاتی جھگڑے رونما ہو گئے

(باقی آئندہ)

بقیہ صفحہ ۳

صحیح طریقہ پر صرف نہ کیا جائے تو وہ ہزاروں مصیبتوں کا سرچشمہ بن جاتا ہے۔ بیوی کو چاہیے کہ وہ روپیہ کو صحیح طور پر استعمال کرے ورنہ ضرور مشکلیں پیدا ہونگی اور ایک دن ایسا آئیگا کہ لاکھ کا گھر خاک ہو جائیگا

اکثر عورتیں محض اسلئے امور خانہ داری سے کنارہ کش ہو جاتی ہیں کہ انھیں اپنی سرگرمیوں کیلئے گھر کی مختصر دنیا بہت تنگ نظر آتی ہو کسی زمانہ میں عورتیں کپڑے بنا کرتی تھیں لیکن اب زمانہ بدل چکا ہو۔ بازار میں ہر قسم کے کپڑے آسانی مل سکتے ہیں اور گھر کی دلچسپیاں روز بروز کم ہوتی جاتی ہیں لیکن غور کیا جائے تو عورتوں کیلئے گھر کے اندر اب بھی قابلیت کے جوہر دکھانے کا کافی موقع ہے۔ اگر نقاشی و مصوری میں مہارت ہو تو وہ اس مہارت کو گھر کی آرایش میں صرف کر سکتی ہیں۔

میں نے دیکھا ہے کہ مرد خرید فروخت کے معاملہ میں زیادہ چست و چالاک نہیں ہوتے جیسی بری بھلی چیز ملی اور جتنے داموں ملی خرید لی لیکن عورتوں کی یہ کیفیت نہیں ہوتی وہ خرید و فروخت کے معاملہ میں بہت محتاط ہوتی ہیں۔ جبتک اچھی طرح اطمینان نہ ہو جائے کوئی چیز نہیں خرید کریں۔ میرے خیال میں عورتیں اگر گھر کے تمام سامان کی خرید و فروخت خود کیا کریں تو بہت سا روپیہ بچا سکتی ہیں۔

عورت کی سرگرمیوں کا ایک بہت بڑا میدان بچوں کی تعلیم و تربیت ہے بچے کو اسکول جانے سے پہلے کئی باتیں سیکھ لینا چاہیئے۔ اور صرف ماں ہی وہ باتیں سکھا سکتی ہے۔ دنیا کے متعلق بہت سی باتیں ایسی ہیں جنھیں بچپن میں جان لینا نہایت ضروری ہے اگر ماں بچے کی غور و پرداخت میں دلچسپی نہ لے گی تو اسے کون سکھلائے گا؟

(ترجمہ)

بقیہ صفحہ ۶

ٹانگیں دھر کو ادھر ادھر لئے ہوئے پھرنے کے کام میں آتی ہیں، علاوہ اسکے ٹانگیں آڑی ترچھی رکھنے، ٹھمکرانے، اکبر موزہ پہننے نیز بدمعاش کتے کے ٹھوکر مارنے کے کام میں بھی آتی ہیں)

آہ! غضب ہو گیا میں نے بازوؤں اور ہاتھوں کا ذکر چھوڑ دیا بازوؤں کا خاص استعمال کسی حسین عورت سے بغلگیر ہونا ہے اور ہاتھ چک پر دستخط کرنیکے کام میں آتے ہیں مگر عورتوں کے ہاتھ زیادہ تر ساری کی شکنوں کو برابر کرنیکے لئے پیدا کئے گئے ہیں، البتہ ہاتھوں کا ایک اور استعمال بھی ہو کہ ہم اس سے لقمہ بناتے ہیں اور منہ کھول کر اسمیں ایک خاص انداز سے رکھتے ہیں۔ (ذرا تصور کیجئے) یا جب آپکو کسی کے ساتھ کھانیکا اتفاق ہو اس قطع کو بھی دیکھئے کہ وہ منہ کھول کر کس طرح لقمہ اسمیں رکھتا ہو، دنیا بھر کے لطیفے، مزاح حضرت انسان اشرف المخلوقات کے اس حرکت پر سو قربان کرنیکا جی چاہتا ہے بس میں نے تصویر خدا کا خاکہ آپ کے سامنے کھینچ دیا، اسکے علاوہ بعض بعض چھوٹی چھوٹی ترتیبیں ہیں جو میں نے قصداً چھوڑ دی ہیں انکی ضرورت دراصل علم الحیوانات کے مطالعہ کے وقت پڑتی ہے یا زندگی کے حقائق کے وقت

مگر خبردار! انکا ذکر کبھی بچوں کے سامنے نہ کرنا بری بات!!

تصویر خدا

گذشتہ سے پیوستہ

اسکر وائلڈ کا مقولہ ہے کہ "خواتین کے دماغ کی انتہا انکی خوبصورتی کی ابتدا ہے" اسمیں کیا شک ہے ایک حسین و نازنین خاتون اعلیٰ درجہ کے دماغ کے ساتھ یقیناً ایک مستقل عذاب ہے۔

مرد کے چہرہ میں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی زیادہ سے زیادہ اگر کوئی کام اس سے لیا بھی جاسکتا ہے تو یہی کہ اسپر تھپیڑ رسید کئے جائیں اگر صنف لطیف کے چہرہ پر تو تمہاری بھی اشتیاق کی نظریں پڑینگی کیوں تو خدا نے ان میں کشش ہی ایسی رکھی ہے کہ مرد کا منھ اسکے آگے رقص کرنے لگتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے بہت سے خشک مزاج شوہر اسکو بھی نظر انداز کر جاتے ہیں ان کے دلوں میں کوئی شعریت پیدا ہی نہیں ہوتی یاد رکھو اگر تم کبھی باہر سے رات گئے گھر واپس لوٹو اور تمہارے ننھے کی ماں غصہ سے لال بھبھوکا ہو تو اس مجرب نسخے کی آزمائش ضرور کرو، دیکھ لینا تھوڑی ہی دیر میں دوزخ کے وہ بھڑکتے ہوئے شعلے گلزار ارم بن جائینگے اور تم ایک حور کی گود میں داد عیش دیتے ہوگے

چہرے میں ہونٹوں کے اوپر ایک ناک بھی ہوتی ہے جو نزلہ کی حالت میں چھنکنے کے کام میں آتی ہے بہت سی عورتیں اسمیں بھی سوراخ کر کے ہیرے کی کیل اور سونے کی نتھ وغیرہ پہنتی ہیں ممکن ہے کہ اس نمائش سے ان عورتوں کا کچھ بھلا ہو جاتا ہو مگر انکے شوہروں کو جو تکلیف پیش آتی ہو وہ ظاہر ہے ناک سونگھنے کے کام بھی آتی ہے خصوصاً اونٹ کی ناک، جو میلوں سے پانی کی خوشبو پا لیتی ہے قدرت نے طرح طرح کے پھولوں کو مہکایا مشک، عنبر، زعفران وغیرہ پیدا کئے کہ انکی خوشبو سے تمام دنیا کی ناکیں طبلۂ عطار بنی رہیں مگر پھر انہیں اشرف المخلوقات صاحب کی طرح سرائی میں طلب اللسان ہونا پڑتا ہو جنکی بدولت اس غریب ناک کو بھی تمام بدبو برداشت کرنا پڑتے ہیں، جدھر چلے جائیں کہ دنیا کل ہوتا ہے اسی وجہ سے تو بعض لوگوں نے اللہ میاں کے یہاں درخواست دی تھی کہ عطر رکھنے کی جگہ بجائے کان کے ناک میں بنا دی جائے تاکہ اس تیزی سے امن ہے،

چہرہ کے جواب دھڑ کی باری آتی ہے، سر سے ایک سلنڈر کی شکل کی خانکانے کے ذریعہ متصل ہوتا ہے جسکو سب لوگ گردن کہتے ہیں بعض جوانات سے ہمارے شعرا کو اس حصہ جسم سے خاص دلچسپی رہی ہے وہ کبھی اسکو صراحی سے تشبیہ دیا کرتے ہیں اور اگر یہ غیر معمولی طور پر بھی واقع ہوئی ہو تو اسکو ہنس کی گردن کہتے ہیں حالانکہ یہ کھلی ہوئی حماقت ہے کیونکہ ایک عورت ہنس کی طرح کبھی اپنی پیٹھ اپنے منہ سے نہیں کھجا سکتی،

برما کے شمالی حصے میں ایسی عورتیں پائی جاتی ہیں جنکی گردنیں غضب کی لمبی ہیں، انکے ڈر سے وہاں کے تمام شتر گاؤ بھاگ کر افریقہ میں پناہ گزیں ہوئے ہیں اور جو بیچارے حب الوطنی کے جوش میں نہ بھاگ سکے وہ مارے حسد کے مرے جا رہے ہیں۔

قدرت نے اس دھڑ کے پیچھے ایک عظیم الشان خدمت لگا رکھی ہے مگر طرفہ یہ ہے کہ کوئی اسکی اس مصیبت سے باخبر نہیں وہ عجیب کام یہ ہے کہ یہ جسم سر کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانیکی خدمت انجام دیتا ہے، اگر فرض کرو کہ تم اپنے سر کو دہلی پہونچانا چاہتے ہو تو اسکے لئے تمکو صرف اتنا ہی کرنا پڑیگا کہ تم اپنے جسم کو گرینڈ ٹرنک اکسپریس میں رکھدو اور اسوقت تک کھائے دو۔ یہانتک کہ دہلی آجائے،

اس دھڑ کے بھی دو حصے ہوتے ہیں اوپری دھڑ میں تو پھیپھڑے (جو کہ سانس کی ورزشیں کرنے اور ذکر و شغل کے کام میں آتے ہیں) اور دل (جو کسی حسین صورت کو دیکھ کر پھلنے لگتا ہے) ہوتا ہے اور نیچے کا دھڑ اپنی جگہ پر یوں اہم ہے کہ یہ تمہاری کھلائی پلائی کو اپنے اندر جگہ دیتا ہے جس کی وجہ سے چند بدمعاش اسکو غذا کی تھیلی کہنے لگے ہیں لیکن تم انکی پرواہ مت کرو

پشت بھی اسی قدر کارآمد ہے جیسے کہ سامنے کا حصہ، اول یہ کہ شانے کے حصہ کو ایک وضع میں قائم رکھتی ہے دوسرے یہ کہ پر سہلانیکے کام میں آتی ہے کبھی اگر تم کسی مصرانہ میں کسی حسین لڑکی کی حلق میں پھندا پڑتا ہوا دیکھو تو تمہارا فرض ہے کہ تم فوراً اسکے پاس دوڑ کر جا پہنچو اور اسکی پیٹھ سہلانا شروع کرو، خیال تو کرو کیا ہوتا اگر کہیں اس لڑکی کے پیٹھ نہوتی تو اس پر کیا بیتتی

قبل اس کے کہ میں آگے بڑھوں مجھے اجازت دو کہ میں تم کو ایک دوستانہ مشورہ دوں یعنی اگر ضرورت پڑے تو لائف بوائے Life Buoy صابن سے دھڑ کو صاف پاک کر لیا کرو۔

دھڑ سے نیچے اتر کر لوگ کیا دیکھتے ہیں؟ یقیناً ٹانگیں نظر پڑتی ہیں جس طریقہ سے کہ دھڑ سر کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لئے پھرتا ہی اسیطرح

وطن کی خبریں

نوٹ:۔ اعزہ، احباب اور سب اہل وطن سے جو باہر ہیں خواہ وطن میں گذارش ہو کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں اور اطلاعات دفتر میں روانہ کرکے مشکور کرتے ہیں۔ ایڈیٹر

موسم:۔ ابھی تک خراب ہے اکثر فضا میں ابر گھرا رہتا ہے اور اس عرصہ میں کچھ ترشح بھی ہوا جس کا سلسلہ ایک شبانہ روز رہا۔ سردی کافی ہو رہی ہے، اس بارش سے فصل کو فائدہ پہنچنا بیان کیا جاتا ہے

آب و ہوا:۔ بفضلہ تعالیٰ کسی وبائی مرض یا اور کسی خاص شکایت کی اطلاع نہیں ملی ہے

خوشخبری:۔ یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ وطن کے دو اور ہونہار نوجوان بھی اس سال سول سروس کے امتحان مقابلہ میں شریک ہوئے ہیں ہم خلوص دل سے ان اہل وطن کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں

(۱) منشی اقبال اطہر علوی بی اے خلف منشی اظہر علی صاحب ایڈوکیٹ ایم ایل اے اسٹریل

(۲) منشی خلیق احمد علوی ایم ایس سی خلف کیپٹن حکیم احمد علی صاحب سول سرجن

صاحب حاکم پرگنہ کا دورہ:۔ مسٹر ایس، ان، سپرو ایس ڈی او لکھنؤ اپنے سالانہ دورہ کے سلسلہ میں ۲۰ جنوری ۳۰ء کو کاکوری تشریف لائے تھے ۲۱ تاریخ کو تقریباً پورے قصبہ کا گشت کیا اور اس سال ٹاؤن ایریا نے جو اصلاحات کی ہیں ان کا معائنہ فرمایا، چیرمین اور بیشتر ممبران ٹاؤن ایریا تمام گشت میں ڈپٹی صاحب موصوف کے ساتھ رہے،

۲۲ جنوری کو بعد دوپہر ڈپٹی صاحب نے ممبران ٹاؤن ایریا کمیٹی کو اپنے کیمپ واقع درگا گنج میں طلب کرکے ۳۰-۱۹۲۹ء کی فہرست تشخیص کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔ چونکہ اس سال رقم تشخیص نسبتاً سال گذشتہ سے کم تھی جس سے قصبہ کی آئندہ ضروریات پوری نہ ہو سکیں گی اس لئے ڈپٹی صاحب موصوف نے ممبران کو ہدایت کی کہ فہرست تشخیص پر پھر غور کریں اور کم سے کم بائیس سو کی رقم پوری کر دیں۔ ڈپٹی صاحب نے ٹاؤن ایریا کے حسابات کی بھی جانچ فرمائی،

ضلع مسلم لیگ کیلئے ممبروں کا انتخاب

پرگنہ مسلم لیگ کاکوری سے ۲۷ جنوری ۱۹۳۰ء کو حسب ذیل ۴ ممبروں کا بذریعہ الیکشن انتخاب عمل میں آیا، جو پرگنہ لیگ کے قائم مقامی ضلع مسلم لیگ لکھنؤ میں کریں گے، ضلع مسلم لیگ کا جلسہ ۳ فروری ۱۹۳۰ء کو ایک بجے دن کے وقت مفتی مولانا عنایت اللہ صاحب فرنگی محلی (لکھنؤ) کے دولتخانہ پر ہوگا،

قاضی راشد علیخاں عباسی بی، اے، الحاج مولوی محمد حسن علوی، چودھری مظفر علی، سید محمد بشیر الدین،

علالتیں (۱) والدہ مولوی خلیل احمد عباسی (قاضی گڑھی) کو تقریباً دو ماہ ہوئے دفعتاً اسہال کی شکایت ہوگئی تھی جو علاج سے رفع ہوگئی تھی لیکن سطرف پھر دورہ ہوا۔ حکیم صاحب نے ورم جگر تجویز کیا ہے، اب وہ شدائد تو نہیں ہیں لیکن ہنوز شکایت پورے طور پر رفع نہیں ہوئی ہے۔ ضعف کافی ہوگیا ہے آنکھ کی بصارت میں بھی کمی بتلائی ہیں جسکی وجہ سے بہت متوحش و پریشان ہیں یونانی دوا سے اختلاجی دورے شدید ہوئے لہذا ڈاکٹری علاج شروع ہوا ہے۔ ارحم الراحمین

(۲) بیوہ مولوی مشکور الدین صاحب مرحوم (قاضی گڑھی) کے پیر میں بہت معمولی خراش ہوگئی تھی جس نے بہت طوالت کی اور اچھا خاصہ زخم ہوگیا ہے اور پیر متورم بھی ہوگیا ہے۔ کئی دن درد کی تکلیف رہی ڈاکٹری علاج ہو رہا ہے ہنوز زخم مندمل ہونا شروع نہیں ہوا ہے۔ البتہ درد میں کمی ہے، خداوند کریم تکالیف جلد دور کرے

(۳) منشی علی احمد (قاضی گڑھی) کو اس طرف شدید نزلہ ہوگیا تھا جسکی ان کو تکلیف تھی۔ حکیم صاحب نے ضعف قلب تجویز کیا ہے ضعیف بہت ہوگئے ہیں، اللہ تعالیٰ صحت عاجلہ وکاملہ عطا فرمائے،

(۴) احمد توفیق علوی ہمشیرزادہ شیخ انیس احمد صاحب عباسی اڈیٹر روزنامہ حقیقت لکھنؤ علیل ہوگئے اور علالت بہت زیادہ مخدوش ہوگئی تھی اب سنا گیا ہے کہ طبیعت رو باصلاح ہے خداوند کریم نے اپنا بڑا فضل کیا، اللہ تعالیٰ جلد صحیح و تندرست فرما کر ان کی والدہ وغیرہ کو مطمئن فرمائے،

صحت و سکون۔ جناب حافظ علی حیدر صاحب کو شدت موسم کی وجہ سے سابقہ شکایت کا کچھ اثر محسوس ہوا تھا فوراً طبیب معالج سے رجوع کیا گیا جنکے نسخوں سے سکون معلوم ہوتا ہے۔ باریتعالیٰ جلد صحیح و تندرست فرمائے

متفرقات

(۱) ۲۲ جنوری کو سید ثاقب حسین صاحب اورسیر محلہ نہر نے ایک پر تکلف اور شاندار ڈنر مسٹر ظاہر حسن بی ایس سی ایل ایل بی، ایم ایل اے (مسلم لیگ) و چیرمین میونسپل بورڈ میرٹھ اور صاحبزادہ قاضی سید عبد الولی صاحب ایم ایل اے (انڈیپنڈنٹ) رئیس قصبہ منگلور ضلع سہارنپور کے اعزاز میں دیا تھا جو صاحبین بسلسلۂ اجلاس اسمبلی لکھنؤ آئے ہوئے تھے۔ دو تین گھنٹہ پر لطف صحبت رہی اور مختلف مسائل پر تبادلۂ خیالات ہوئے۔

(۲) حسب اطلاع سابق مولوی حبیب الدین علوی صاحب پنشن یافتہ خدمت (چیف ریڈر چیف کورٹ اودھ) کا چارج ۱۵ جنوری کو دے کر سبکدوش ہوگئے۔ مولوی صاحب کو سال گذشتہ دو سو روپیہ کے گریڈ میں ترقی ملی تھی حسب قاعدہ چونکہ اس گریڈ میں اکوتین سال نہیں ہوئے تھے اس لئے پنشن میں تقریباً دس روپیہ کا نقصان ہوا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ رجسٹرار صاحب چیف کورٹ نے ازراہ مہربانی مولوی حبیب الدین صاحب کو اسسٹنٹ ٹرانسلیٹر مقرر کر دیا ہے جس میں اجرت پر ترجمہ کا کام ملا کرے گا۔ جس کی وجہ سے پنشن کی کمی پوری ہو جائے گی اور بیکاری نہ رہیگی۔ خدا کرے کوئی اور اچھی ملازمت مل جائے۔

(۳) قاضی انتظار علی خاں صاحب بی اے، پنشنر اسسٹنٹ کمشنر آبکاری (قاضی گڑھی) جو عرصہ ایک سال سے بسلسلۂ علالت لکھنؤ میں مقیم تھے اب کاکوری میں آگئے ہیں۔ بعض شکایات دفع ہو چکی ہیں لیکن کچھ کمزوری باقی ہے خدا کرے یہاں کی آب و ہوا موافق ہو اور تندرستی جلد عود کرے۔ موصوف کا قصد چند سے یہاں قیام کرنے کا ہے۔ اور کچھ قوت آجانے کے بعد اپنے صاحبزادے مسٹر اظہار علی عباسی، اسسٹنٹ ٹرافک سپرنٹنڈنٹ ایسٹرن بنگال ریلوے کے پاس لال منی رہاٹ (قریب صوبہ آسام) تشریف لے جانے کا ارادہ ہے۔

(۴) کراچی سے اطلاع ملی ہے کہ حاجی انعام علی صاحب عباسی مع اپنے ہمراہیان کے ۹ جنوری کو کاکوری سے روانہ ہو کر بخیریت کراچی پہونچے اور ۲۲ جنوری کو جہاز رحمانی سے جدہ روانہ ہو گئے مدینہ طیبہ میں حاجی انعام علی صاحب کا پتہ حسب ذیل ہوگا۔ بر مکان شیخ علی کابلی صاحب باب السلام، مدینہ منورہ (ملک حجاز)

حیدرآباد کی اطلاعات

(۱) ۲۴ جنوری ۴۰ء کو منشی نبی احسن صاحب تبسم بی اے تحصیلدار کے یہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ زچہ اور بچہ دونوں بعافیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔

(۲) مولوی نظام الدین حیدر صاحب عباسی ناظم زراعت سرکار عالی کو ملک معظم کی تاجپوشی کی مسرت میں گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک تمغہ مرحمت فرمایا ہے۔ ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(۳) منشی مبین احمد علوی نے گذشتہ سال انسپکٹری ڈاک خانہ جات کے امتحان میں شرکت کی تھی خدا کا شکر ہے کہ نمایاں کامیابی حاصل کی ہم دلی مبارکباد دیتے ہوئے آئندہ اور کامیابیوں کے لیے دعا کرتے ہیں

(۴) ڈاکٹر عزیز حسن صدیقی صاحب حیدرآباد میں مکان بنوا رہے تھے جسکی تعمیر ختم ہوگئی اب ڈاکٹر صاحب اپنے ذاتی مکان میں منتقل ہوگئے ہیں۔ خداوند تعالیٰ مبارک فرمائے۔

(۵) والسرائے بہادر نے اپنے حیدرآباد کے دورہ کے زمانہ میں گورنمنٹ زرعی فارم و مزرعہ افزائش نسل مویشیاں کا معائنہ فرمایا اور مولوی نظام الدین حیدر صاحب ڈائرکٹر محکمۂ زراعت کی حسن کارگذاری اور بہترین اصول کار پر اظہار خوشنودی فرمائی و نیز صدر المہام صاحب (وزیر محکمۂ زراعت) نے بھی مولوی صاحب کو مبارکباد دی ہے اور اپنی خوشنودی کا اظہار کیا ہے۔ خدا کرے کہ والسرائے بہادر اور اعلیٰ عہدہ داروں کی یہ خوشنودیاں مولوی نظام الدین حیدر صاحب کی آئندہ ترقیٔ ملازمت کا پیش خیمہ ہوں۔

(۶) مولوی ولی حسن صاحب دوم تعلقدار ضلع مبارک کو تقریباً دو تین ہفتہ سے ملیریا کی شکایت ہوگئی تھی اب بخار تو نہیں ہے لیکن کھانسی کی تکلیف ابھی باقی ہے کمزور بہت ہوگئے ہیں۔ خداوند کریم صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(۷) مولوی اعجاز حسین صاحب علوی اعجاز کو مصری حکیم کے علاج سے بہت فائدہ ہوا تھا۔ بخار میں بہت کمی ہوگئی تھی لیکن اب ایک دوسری گلٹی پسلی کے قریب نکل رہی ہے جسکی تکلیف کی وجہ سے بخار پھر آنے لگا ہے روز بروز کمزوری بہت بڑھتی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائے اور صاحب موصوف کو جلد صحیح و تندرست فرمائے۔

یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ میں باہتمام سید توسل حسین طبع ہوا اور دفتر کاکوری اخبار مولوی محلہ دلان عالی کاکوری سے سید محمد مشیر الدین نے شائع کیا۔